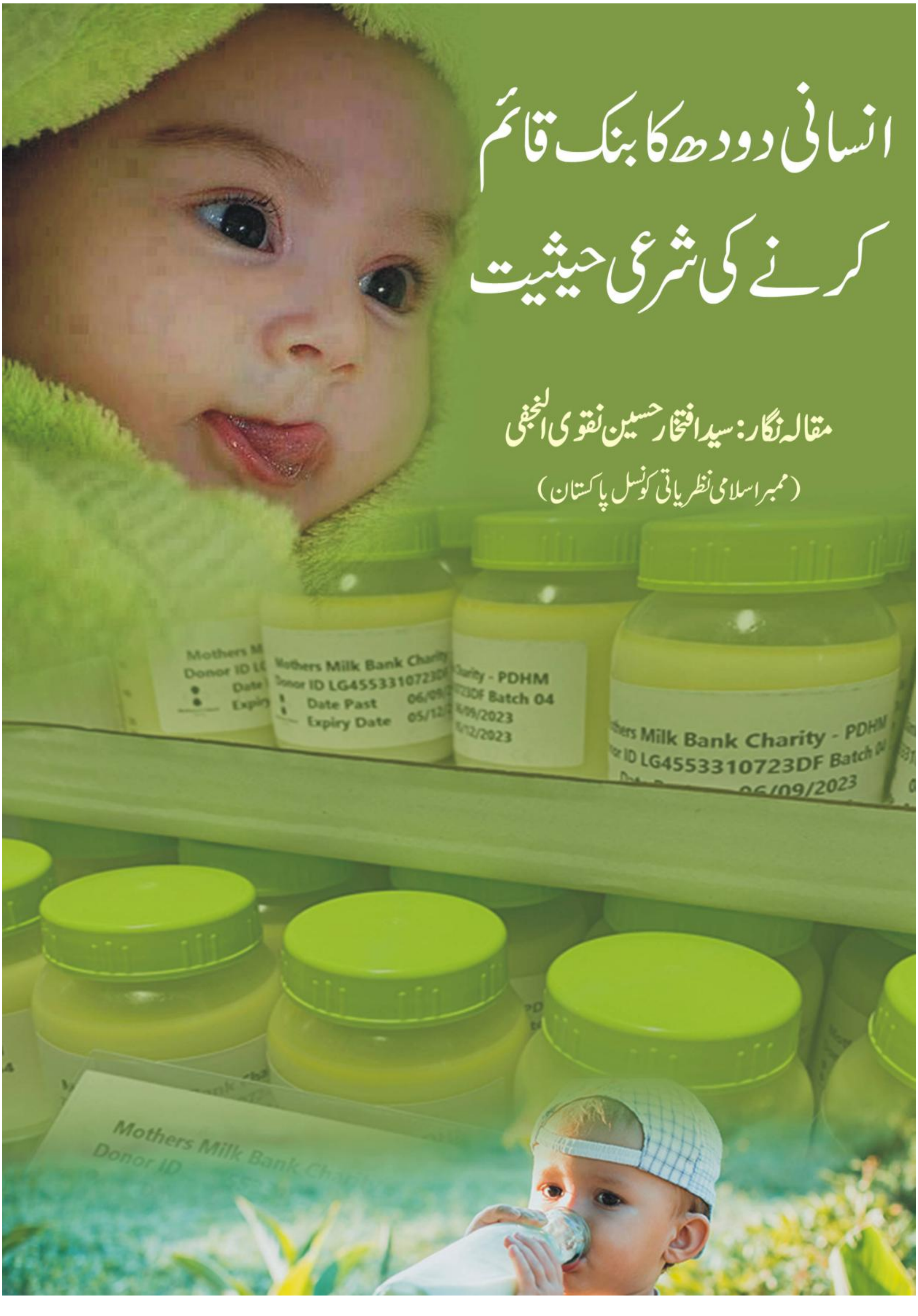


# انسانی دودھ کا بنک قائم کرنے کی شرعی حیثیت

مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی النجفی
(ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

# انسانی دودھ کا بینک قائم کرنے کی شرعی حیثیت

**مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی النجفی**

ممبر اسلامی نظریاتی کونسل

## پیش لفظ

اسلامی نظریاتی کونسل کے شعبہ ریسرچ نے اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے جو قابل تحسین ہے۔ شعبہ ریسرچ کی پیش کردہ بحث کو سامنے رکھتے ہوئے فقہ جعفری کا نقطہ نظر معزز اراکین کی خدمت میں پیش کرنے کے ساتھ فقہاء اہل سنت کی آراء کو بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ تمام مسالک کے فقہاء کی آراء کو جاننے میں آسانی ہو۔

ماں کا دودھ بچے کے لیے سب سے اہم خوراک سمجھا جاتا ہے جو وٹامن اور اینٹی باڈیز کی موجودگی کی وجہ سے صحت کو برقرار رکھنے اور بچے کی ذہانت میں اضافے کے لیے ایک موثر عنصر ہے۔ لہٰذا ''ہیومن مِلک بینک'' کی افادیت اور ضرورت واضح ہے اور یہ آج کے انسانی معاشرہ کی ضرورت بن چکی ہے۔ 1980 میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن اور اقوام متحدہ کے انٹرنیشنل چلڈرن فنڈ نے اس عنوان سے ایک مشترکہ بیان جاری کیا کہ جب بھی بچے کی اپنی ماں کا دودھ دستیاب نہ ہو تو پہلا اور بہترین انتخاب دوسرے بچے کی ماں کا دودھ ہوتا ہے۔ اس حوالے سے سب سے محفوظ ایسا دودھ ہے جو انسانی دودھ کا بینک (ہیومن مِلک بینک) جیسے مقامات پر محفوظ کیا جاتا ہے۔ اسی تناظر میں بعض لوگوں اور اداروں نے ماں کا دودھ جمع کرنے اور اسے ایک جگہ اکٹھا کرکے ایسے بچوں کو پلانے کے لیے اقدامات کرنا شروع کیے جنہیں ماں کا دودھ دستیاب نہیں اور اس کو ''ہیومن مِلک بینک'' کا نام دیا گیا۔ مسلمان معاشرے میں اس حوالے سے ایک اہم مسئلہ یہ درپیش تھا کہ ان خواتین کی شناخت ناممکن تھی جو اپنا دودھ بینک عطیہ کرتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں نسب کے ملنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ مذاہب اربعہ فقہی اہل سنت علماء کی اکثریت حتی بچے کے منہ یا ناک میں دودھ ڈالنے کو بھی رضاعت کی وجہ سے حرمت پیدا ہونے کا باعث سمجھتے ہیں۔ البتہ اہل سنت علماء میں سے ابن حزم اور مشہور حنفی فقیہ ابوبکر جصاص اور معاصر نامور فقیہ یوسف القرضاوی کی رائے کے مطابق مِلک بینک قائم کرنا جائز ہے۔ فقہ جعفری کے نقطہ نظر سے دودھ پلانے سے محرم بننے کے لیے جو شرائط معتبر ہیں وہ ''ہیومن مِلک بینک'' سے پیے گئے دودھ میں نہیں پائی جاتیں اس لیے فقہی اعتبار سے ''ہیومن مِلک بینک'' کے قیام اور اس دودھ کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اہل سنت فقہاء کے نزدیک ''ہیومن مِلک بینک'' کے قیام میں فی نفسہ کوئی ممانعت نہیں بلکہ وہ اس کے قیام سے لازم آنے والے مفاسد کی وجہ سے اسے ممنوع قرار دیتے ہیں، ان مفاسد میں حرمت رضاعت کا ثبوت اور انسانی دودھ کی خرید و فروخت کا رواج عام ہونا سر فہرست ہے۔

اس تحریر میں انسانی دودھ کا بینک (ہیومن مِلک بینک) کے قیام کے بارے فقہ جعفری کے نقطہ نظر سے بحث کی گئی ہے نیز اہل سنت فقہاء کی آراء کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

## رضاعت کے احکام

جیسا کہ بحث کے مقدمہ میں بیان ہوا شرعی اعتبار سے ''ہیومن مِلک بینک'' کے قیام میں فی نفسہ کوئی ممانعت نہیں بلکہ اس پر لازم آنے والے بعض مفاسد کی وجہ سے اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے ان میں سے ایک حرمت رضاعت کا ثبوت ہے اور جن لوگوں نے اس عمل سے منع کیا ہے ان کی اہم ترین دلیل رضاعت کی وجہ سے محرم ہونے والے افراد کا معلوم نہ ہونا ہے۔ اس لیے رضاعت کے احکام بیان کئے جاتے ہیں۔

رضاعت ''رضع'' سے بنا ہے اور ''رضاع یا رضاعۃ'' پستان چوسنے کے معنی میں ہے؛[1] فقہی اصطلاح میں شیر خوار اگر شیر خوارگی کی عمر میں کسی عورت کا دودھ پیے یا وہ عورت اسے دودھ پلائے (یعنی ارضاع) تو یہ عمل رضاعت کہلاتا ہے۔[2] شریعت کی رو سے خاص شرائط کے ساتھ دودھ پلانا مَحرمیت کا سبب بنتا ہے اور جو اس طرح سے محرم ہوتے ہیں انہیں رضاعی محرم کہتے ہیں۔[3]

## رضاعت سے محرم بننے کی شرائط

فقہ جعفری کی نظر میں رضاعت کے سبب محرم بننے کے لیے کچھ شرائط کا ہونا ضروری ہے، ان میں سے ایک شرط بچہ کا عورت کے پستان سے براہ راست چوس کر دودھ پینا ہے، پس اگر عورت کا دودھ اس کے حلق میں انڈیلا جائے تو اس سے محرمیت پیدا نہیں ہوگی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شرعی اعتبار سے ''ہیومن مِلک بینک'' کے قیام میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بچے کو دودھ پلانا جو کہ محرم بننے کا سبب بنتا ہے اس کی آٹھ شرطیں ہیں:

۱۔ بچہ زندہ عورت کا دودھ پیے۔ پس اگر وہ مردہ عورت کے پستان سے دودھ پیے تو یہ مَحرمیت کا سبب نہیں بنے گا۔

۲۔ عورت کا دودھ فعل حرام کا نتیجہ نہ ہو، پس اگر ولد الزنا بچے کا دودھ کسی دوسرے بچے کو پلایا جائے تو اس دودھ کے پینے سے دوسرا بچہ کسی کا محرم نہیں بنے گا۔

۳۔ بچہ عورت کے پستان سے دودھ پیے، پس اگر دودھ اس کے حلق میں انڈیلا جائے تو مَحرمیت کا سبب نہیں بنے گا۔

---

[1]۔ فراہیدی، العین، ج۱، ص۲۱۷، کلمہ ''رضع''۔

[2]۔ ترجمہ تحریر الوسیلہ، امام خمینیؒ، ج۲، ص۲۸۴۔

[3]۔ ترجمہ تحریر الوسیلہ، امام خمینیؒ، ج۲، ص۲۸۷۔

۴۔ دودھ خالص ہو اور کسی دوسری چیز سے ملا ہوا نہ ہو۔

۵۔ دودھ ایک ہی شوہر کا ہو، پس جس عورت کا دودھ اترتا ہو اگر اسے طلاق دی جائے اور وہ دوسرا عقد کرلے اور دوسرے شوہر سے حاملہ ہو جائے اور بچہ جننے تک اس کے پہلے شوہر کا دودھ اس میں باقی ہو مثلاً اگر اس بچے کو خود بچہ جننے سے قبل پہلے شوہر کا دودھ آٹھ دفعہ اور وضع حمل کے بعد دوسرے شوہر کا دودھ سات دفعہ پلائے تو وہ بچہ کسی کا بھی محرم نہیں ہوگا۔

٦۔ بچہ کسی بیماری کی وجہ سے دودھ کی قے نہ کردے، اگر قے کردے تو بچہ محرم نہیں ہوگا۔

٧۔ بچے کو اس قدر دودھ پلایا جائے کہ اس کی ہڈیاں اس دودھ سے مضبوط ہوں اور اس کے بدن کا گوشت بھی اس سے بنے اور اگر اس بات کا علم نہ ہو کہ اس قدر دودھ پیا ہے یا نہیں تو اگر اس نے ایک دن اور ایک رات یا پندرہ دفعہ پیٹ بھر کر دودھ پیا ہو تب بھی (محرم ہونے کے لیے) کافی ہے۔

٨۔ بچے کی عمر کے دو سال مکمل نہ ہوئے ہوں اور اگر اس کی عمر دو سال ہونے کے بعد اسے دودھ پلایا جائے تو وہ کسی کا محرم نہیں بنتا۔[4]

## انسانی دودھ کی خرید وفروخت کا حکم

مذاہب اربعہ اہل سنت میں سے مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک صحیح روایات کے مطابق اگر انسان کا دودھ الگ برتن میں بیچا جائے تو اس کا بیچنا صحیح ہے، ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ پاک اور فائدہ مند چیز ہے۔[5] جبکہ حنفی اور حنبلیوں کی ایک روایت کے مطابق اس میں مالیت کے نہ ہونے اور انسانی بدن کا حصہ ہونے کی وجہ سے انسانی دودھ کی فروخت ناجائز ہے۔[6]

اہل سنت علماء کے نزدیک انسانی دودھ کی خرید وفروخت کے جائز نہ ہونے کی اہم ترین اس میں مالیت نہ ہونا ہے، اس بارے عبدالرحمٰن الجزیری لکھتے ہیں "والضابطة فی ذلك ان كل مافيه منفعة يحل شرعاً فان بيعه يجوز"۔[7]

شیعہ فقہاء میں سے شیخ طوسی، علامہ حلی اور محقق وغیرہ نے انسانی دودھ کی خرید وفروخت کو جائز قرار دیا ہے۔[8] سورہ بقرہ کی آیت ۲۷۵ "اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ"[9] کو جواز کی دلیل قرار دیا ہے، نیز اصل یہ ہے کہ ہر چیز کی خرید وفروخ جائز ہے مگر یہ کہ کوئی منع ہو اور اس مورد میں کوئی منع بھی نہیں ہے۔[10]

---

4۔ ترجمہ تحریر الوسیلہ، امام خمینیؒ، ج ۲، ص ۲۸۴؛ توضیح المسائل، آیت اللہ العظمی سید علی حسینی سیستانی۔

5۔ المغنی لابن قدامة 4: 330، و الشرح الكبير 4: 14، و بدائع الصنائع 5: 145، و شرح فتح القدير 5: 201، و تبيين الحقائق 4: 50، و بداية المجتهد 2: 127.

6۔ الموسوعة الفقهیہ، لجنہ کبار العلماء، ج ۳۵، ص الکبیر 4: 14، و بدائع الصنائع 5: 145، و شرح فتح القدير 5: 201، و تبيين الحقائق 4: 50، و بداية المجتهد 2: 127.

6۔ الموسوعة الفقهیہ، لجنہ کبار العلماء، ج ۳۵، ۱۹۹۔

7۔ الفقہ علی المذاہب الأربعہ، عبدالرحمان الجزیری، ج ۲، ص ۲۳۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

8۔ الخلاف، شیخ طوسی، ج ۳، ص ۱۸۷؛ المبسوط، ج ۲، ص ۱۶۷؛ محقق حلی، شرائع الاسلام، ج ۲، ص ۱۶۔ "یجوز بیع لبن الآدمیات"۔

9۔ سورہ بقرہ، آیت ۲۷۵۔ " اللہ نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے"۔

## مسلمان بچے کو کافرہ عورت کا دودھ پلانا

دودھ پلانے کے لیے ایسی خاتون کا انتخاب کیا جائے جو مسلمان، نیک سیرت اور اسلامی احکام کی پابند ہو۔ البتہ رضاعت میں اسلام شرط نہیں، پس مسلمان بچے کو یہودیہ یا نصرانیہ عورت کا دودھ پلانا جائز ہے۔ اختیاری حالت میں مسلمان بچے کو مجوسیہ عورت کا دودھ پلانا مکروہ ہے۔ اسی طرح غیر کتابیہ (کافرہ) کو دودھ پلانے کے لیے اختیار نہ کیا جائے البتہ مجبوری کی حالت میں کافرہ عورت کو بھی دودھ پلانے کے لیے اختیار کیا جاسکتا ہے۔[11] روایات میں آیا ہے کہ اگر غیر مسلم عورت کو دودھ پلانے کے لیے انتخاب کیا جائے تو یہ شرط رکھ دی جائے کہ وہ شراب نہ پیئے اور خنزیر کا گوشت نہ کھائے۔[12]

## "ہیومن ملِک بینک" کے قیام کے جواز یا عدم جواز کے فقہی دلائل

اگرچہ "ہیومن ملِک بینک" کا قیام نوزائیدہ بچوں کی صحت کے حوالے سے اہم ترین جدید مسائل میں سے ایک ہے لیکن اس کا دائرہ روز بروز پھیلتا جا رہا ہے۔ یہ مسئلہ طبّی دنیا کے جدید مسائل میں سے ایک ہے اسی لیے ماضی میں اس کی زیادہ تاریخ نہیں ہے اس لیے قدیم علماء کا اس بارے پر کوئی فتویٰ نہیں۔ لہٰذا اس مقالہ میں معاصر فقہا کی آراء کا جائزہ لیا جائے گا۔

شیعہ اور اہل سنت فقہاء میں رضاعت سے محرم بننے کی شرائط میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس اختلاف کی سب سے نمایاں اور اہم شرط جو "ہیومن ملِک بینک" کے قیام کے جواز یا عدم جواز میں مؤثر ہے وہ رضاعت سے محرم بننے کے لیے بچے کا ماں کے پستان سے براہ راست چوس کر دودھ پینے کا شرط ہونا یا نہ ہونا ہے۔ اس حوالے سے چاروں سنی فقہی مذاہب (شافعی، مالکی، حنفی، حنبلی) کی رائے ہے کہ دودھ کسی بھی طرح بچے کے منہ تک پہنچ جائے تو اس پر رضاعت کے احکام لاگو ہوتے ہیں اور یہ رضاعت کی وجہ سے محرم بننے کے لیے کافی ہے۔ جبکہ فقہ جعفری کی رو سے صرف اسی صورت میں رضاعت کی وجہ سے محرمیت پیدا ہوگی جب بچہ عورت کے پستان سے براہ راست چوس کر دودھ

---

10۔ الخلاف، شیخ طوسی، ج ۳، ص ۱۸۸۔

11۔ جامع المدارک فی شرح المختصر النافع، آیت اللہ سید احمد خوانساری، ج ۴، ص ۱۹۷؛ وضیح المسائل، آیت اللہ سیستانی، احکام رضاعت، مسئلہ ۲۳۹۴۔ لَا تَسْتَرْضِعُوا لِلصَّبِيِّ الْمَجُوسِيَّةَ. وَ اسْتَرْضِعْ لَهُ الْيَهُودِيَّةَ وَ النَّصْرَانِيَّةَ، (اصول کافی ج 6 ص 44 ح 14؛ تہذیب الاحکام ج 8 ص 110 ح 23) الْحَلَبِيُّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ وَلَدَهُ إِلَى ظِئْرٍ يَهُودِيَّةٍ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٍ أَوْ مَجُوسِيَّةٍ. تُرْضِعُهُ فِي بَيْتِهَا أَوْ تُرْضِعُهُ فِي بَيْتِهِ ؑ قَالَ: تُرْضِعُهُ لَكَ الْيَهُودِيَّةُ وَ النَّصْرَانِيَّةُ،۔۔۔ وَ الْمَجُوسِيَّةُ لَا تُرْضِعُ لَكَ وَلَدَكَ؛ إِلَّا أَنْ تُضْطَرَّ إِلَيْهَا (من لایحضرہ الفقیہ ج 3 ص 479 ح 4683؛ تہذیب الاحکام ج 8 ص 116 ح 50)

12۔ اصول کافی ج 6 ص ۴۳۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ يَصْلُحُ لِلرَّجُلِ أَنْ تُرْضِعَ لَهُ الْيَهُودِيَّةُ وَ النَّصْرَانِيَّةُ وَ الْمُشْرِكَةُ قَالَ «لَا بَأْسَ» وَ قَالَ «امْنَعُوهُنَّ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ۔

عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ وَلَدَهُ إِلَى ظِئْرٍ يَهُودِيَّةٍ أَوْ نَصْرَانِيَّةٍ أَوْ مَجُوسِيَّةٍ تُرْضِعُهُ فِي بَيْتِهَا أَوْ تُرْضِعُهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ» تُرْضِعُهُ لَكَ الْيَهُودِيَّةُ وَ النَّصْرَانِيَّةُ وَ تَمْنَعُهَا مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَ مَا لَا يَحِلُّ مِثْلَ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَ لَا يَذْهَبْنَ بِوَلَدِكَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ وَ الزَّانِيَةُ لَا تُرْضِعُ وَلَدَكَ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ وَ الْمَجُوسِيَّةُ لَا تُرْضِعُ لَكَ وَلَدَكَ إِلَّا أَنْ تُضْطَرَّ إِلَيْهَا۔ من لایحضرہ الفقیہ ج 3 ص 479 ح 4683۔

پیئے۔ پس اگر بچے کے منہ میں کسی عورت کا دودھ انڈیل دیا جائے یا وہ بوتل کے ذریعے اس کا دودھ پیئے تو یہ رضاعت کی وجہ سے محرم بننے کا سبب نہ بنے گا۔ اس بارے اہل سنت اور شیعہ فقہا کی آراء کو مختصر بیان کیا جاتا ہے۔

## اہل سنت فقہا کی رائے

اہل سنت فقہا کی اکثریت کا خیال ہے کہ رضاعت کے احکام بچے کا عورت کے پستان سے براہ راست چوس کر دودھ پینے سے مشروط نہیں لیکن ابن رشد نے اس حوالے سے دو قول بیان کیے ہیں، جمہور کا قول ہے کہ دودھ چوس کر پینے سے مشروط نہیں ہے لہٰذا بچے کے منہ میں کسی بھی طرح سے دودھ ڈالنا رضاعت کے احکام لاگو ہونے کا سبب ہو گا جبکہ بعض اہل سنت فقہا کا خیال ہے مَحرمیت دودھ چوس کر پینے سے مشروط ہے۔[13]

## مجمع فقہ اسلامی کا اعلامیہ

**"ہیومن مِلک بینک"** کے قیام کے بارے میں بعض اسلامی ممالک نے اسلامی کانفرنس تنظیم سے وابستہ اسلامی فقہ اسمبلی سے شریعت کے نقطہ نظر کے بارے میں سوال کیا تو اسلامی فقہ اسمبلی نے 10 تا 16 ربیع الثانی 1406ھ (بمطابق 22 تا 28 دسمبر 1985) میں جدہ میں ایک اجلاس منعقد کیا اور اس میں **"ہیومن مِلک بینک"** کے بارے میں فقہی اور طبّی بحث کے بعد یہ بیان جاری کیا:

1۔ **"ہیومن مِلک بینک"** کا قیام ایک ایسا تجربہ ہے جسے مغربی ممالک نے آزمایا اور پھر اس کے منفی اثرات اور نتائج کا سامنا کرنا پڑا۔

2۔ اسلام رضاعی رشتے کو نسبی رشتہ کے مانند سمجھتا ہے اور مسلمانوں کا اجماع ہے کہ رضاعی قرابت نسبی قرابت کے مانند ہےاور اسلام کی نظر میں نسب کو محفوظ رکھنا ضروری ہے؛ جبکہ **"ہیومن مِلک بینک"** کا قیام نسب کے مخلوط ہونے کا باعث بنے گا۔

3۔ اسلامی دنیا میں سماجی تعلقات نے بچوں کے دودھ کی ضرورت کو پورا کرنے کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے دوسرے طریقے فراہم کیے ہیں اس لیے **"ہیومن مِلک بینک"** قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لہٰذا:

ا۔ مسلم معاشرے میں **"ہیومن مِلک بینک"** قائم کرنا منع ہے۔

۲۔ ان مراکز سے بچوں کو دودھ پلانا حرام ہے۔[14]

## شیعہ فقہاء کی رائے

---

13۔ بدایۃ المجتہد، ج 2، ص 31: فانّ مالکاً قال: یحرّم الوجور و اللدود و قال عطاء و داوود: لا یحرّم۔

[14] - قرار رقم 6: بشأن بنوك الحليب. فإن مجلس مجمع الفقه الإسلامي المنبثق عن منظمة المؤتمر الإسلامي فی دورة انعقاد مؤتمره الثانی بجدة من 10-16 ربیع الثانی 1406ھ/22-28 دیسمبر 1985م، بعد أن عرض علی المجمع دراسة فقهیه، و دراسة طبّیّة حول بنوك الحليب و بعد التأمل فیما جاء فی الدراستین و مناقشة كل منهما مناقشة مستفيضة شملت مختلف جوانب الموضوع تبین:

شیعہ فقہا کی اکثریت کے نزدیک رضاعت سے مَحرمیت کا پیدا ہونا بچے کے براہ راست عورت کے پستان سے چوس کر دودھ پینے سے مشروط ہے۔ لہٰذا ان کی نظر میں **"ہیومن ملک بینک"** کے قیام میں کوئی حرج نہیں ہے۔

البتہ بعض شیعہ فقہا بھی رضاعت ثابت ہونے کے لیے بچے کا براہ راست عورت کے پستان سے چوس کر دودھ پینے کو شرط نہیں سمجھتے۔[15]

## دلائل:

امامیہ فقہاء کے مشہور قول کی دلیل یہ ہے کہ رضاع کے لفظ سے جو مفہوم ذہن میں آتا ہے اس میں بچے کا براہ راست عورت کے پستان سے چوس کر دودھ پینے کا معنی ماخوذ ہے، اس کے بغیر رضاعت کا اطلاق نہیں ہوتا۔ کیونکہ "رضاع" کے لفظ سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ بچہ عورت کے پستان سے براہ راست چوس کر دودھ پیئے لہٰذا اگر بوتل میں ڈال کر دودھ پلایا جائے تو اس پر رضاعت کا اطلاق نہ ہوگا۔[16] اگر بچہ عورت کے پستان سے براہ راست چوس کر دودھ نہ پیئے تو ہمیں شک ہے کہ یہ "رضاعت" ہے یا نہیں اور اس صورت میں آیات و روایات کا اطلاق (جیسے نبی اکرم ﷺ کی حدیث: "یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب"[17] وہ تمام افراد جو رشتہ داری کے ذریعے محرم ہوتے ہیں، وہ رضاعت کی وجہ سے محرم بن جاتے ہیں) اس صورت کو شامل نہ ہوگا اور اس طرح کی رضاع کے ذریعے مَحرمیت ثابت نہ ہوگی۔

## نتیجہ

اس حقیقت کے پیش نظر کہ اسلامی نقطہ نظر سے رضاعت کا اصلی ہدف نسب میں اختلاط سے بچنا ہے اور شیعہ فقہا کی نظر میں **"ہیومن ملک بینک"** سے حاصل شدہ دودھ پر رضاعت کے احکام لاگو نہیں ہوتے کیونکہ اس میں رضاعت کی شرائط نہیں پائی جاتی، لہٰذا اس طرح کے پلائے گئے دودھ سے نسب کے اختلاط کا احتمال نہیں اس لیے شرعی لحاظ سے اس کے قیام میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پس دودھ دینے والی عورت اور دودھ پینے والے بچے کے درمیان رضاعت کی وجہ سے محرمیت پیدا نہ ہوگی۔ شیعہ فقہا کے علاوہ اہل سنت قدیم علما میں سے ابن حزم اور مشہور حنفی فقیہ ابو بکر جصاص اور دور حاضر کے نامور فقیہ یوسف القرضاوی کی رائے کے مطابق ملک بینک قائم کرنا جائز ہے۔

---

[15] - جواهر الکلام، ج29، ص294؛ الشرط الثانی: أن یکون شرب اللبن بالامتصاص من الثدی، فلو وُجِرَ فی حلقه اللبن أو شرب المحلوب من المرأة لم ینشر الحرمة. کتاب النکاح (مکارم)، ج3، ص: 21۔ محقّق ثانی (جامع المقاصد، ج12، ص211): و اختلفوا فی اشتراط الامتصاص من الثدی، فالاکثر علی اشتراطه، فلو احتلب اللبن ثم وجر فی حلق الرضیع لم ینشر الحرمة و قال ابن الجنید: ینشر، و هو قول الشیخ فی المبسوط.

[16] - و التحقیق: أنّ الأصل فی المادة هو شرب اللبن من ثدی الامّ أو من فی مقامها. مقا۔ رضع أصل واحد و هو شرب اللبن من الضرع أو الثدی.

[17] - وسائل الشیعه، ج14، ص280.